میری یادیں

ایک بار کی بات ہے کہ منگلور کے ایک گاؤں میں
ایک عمر نام کا لڑکا رہتا تھا جو کہ بہت غریب
خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اس نے اپنی محنت
سے سب کچھ پایا تھا اور کچھ گنواہ بھی دیا تھا جو کہ
ایک لڑکی سے پیار کیا اور اس سے شادی کی
اور وہ لڑکی اس کے لیے ایک یاد چھوڑ کر چلی گئی
اس دنیا سے اور وہ اس کے لیے صرف اس کی یادیں ہی
چھوڑ کر چلی گئی اس دنیا میں۔

عمر جب اپنی اسکول کی آٹھویں جماعت میں تھا
اس وقت اس کے والد کی صحت بہت خراب
تھی۔ وہ اسکول سے گھر آتا تھا اور اپنے والد کی
خدمت کرتا تھا اور کچھ مزدوری کر کے گھر والوں اور
اپنے اسکول کا خرچہ پورا کرتا تھا۔ وہ اپنے
ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا اور وہ اس کو
پڑھا کر کچھ بڑا بنانا چاہتے تھے تاکہ وہ اپنی
زندگی میں کچھ پڑھ لکھ کر بہت بڑا انسان
بنے اور بیماری گھر کی حالت کو اچھا کریں کیونکہ
اس کے گھر کی حالت اچھی نہیں تھی وہ بہت غریب

تھے اور والدہ گھر کا کام کرتی تھی اور والد کی صحت
اچھی نہیں تھی جس کی وجہ سے عمر کو خود کام
بھی کرنا پڑھتا تھا بسا وقت میں - اس طرح عمر کی زندگی
میں آئے ۔ ایک دن نکلتا رہا اور عمر بھی اپنی زندگی
کا سفر کرتا رہا مگر ~~پیچھے~~ موڑ کر نہیں دیکھا اس
نے - جب وہ دس جماعت میں ~~پہنچا~~ پہنچا
تو اس کے والد کی صحت اور بھی زیادہ خراب ہو
گئی - وہ ان کو ہسپتال لے کر گئے اور دو دن
ہسپتال میں رہنے کے بعد اس کے والد کا انتقال
ہو گیا - یہ سب جب ہوا تو عمر بہت
غمگین ہو گیا - اس کو بہت صدمہ پہنچا اور
اس نے اپنی حالت پر نظر کرتے ہوئے خود
کو ہوش میں لایا اور خود کو سمبھالا اور یہ
فیصلہ کیا کہ کچھ زندگی میں ~~بنا~~ بننا پڑھیں
گا اور اپنی ماں کی مدد کرنی پڑھیں گی
ورنہ اس طرح میری ماں بھی اس دنیا سے گزر
گی تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں
گا - میں اپنے باپ کا جس طرح دکھ دیکھ
رہا ہوں اس طرح ماں کا نہیں دیکھ سکتا مجھے

کچھ ایک کرنا پڑے میں گا اپنی زندگی میں۔ میری
یہ حالت کو مجھے نظرانداز نہیں کرنا چاہیے
مجھے اس کو دماغ میں رکھنا چاہیے۔ وہ اس طرح
اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ کام بھی کرنے لگا۔ وہ
دن کو اسکول جاتا تھا اور شام کو ایک دکان
پر رات آٹھ بجے تک کام کرتا تھا۔ اس طرح
اس نے اپنی ~~با~~ بارہ (12) جماعت بھی پوری
کی۔ اور اچھے نمبرات سے امتحان میں جس
کی وجہ سے اس کو ایک اچھے اسکول سے فارغ
ہونا پڑا اور ایک اچھے کالج میں داخلہ مل
گیا۔ ~~اچھے~~

اس کو ایک اچھے کالج میں
داخلہ مل گیا اور وہ دن میں کالج کی پڑھائی اور
شام کو دکان پر کام کرتا تھا اور اپنے گھر کا
بھی ماں کو خرچہ دیتا تھا اور باقی جو اس
کی پڑھائی میں کالج میں خرچ ہوتا تھا وہ کالج
میں خرچ کرتا تھا مگر اس نے کبھی بھی ضرورت
سے زیادہ خرچہ نہیں کیا۔ وہ اتنا رہی

خرچہ کرتا تھا جتنا اس کو ضرورت ہوتا تھا۔ اسی طرح وہ اپنے کالج میں دن بہ دن گزارتا گیا اور اپنی پڑھائی پر توجہ دیتا رہا اور خوب محنت کرتا رہا جو کہ اس کو پڑھ لیکھ کر بہت کچھ کرنا تھا اور جو کری بھی حاصل کرنی تھی۔

اس طرح اس کے کالج کے دن گزرتے رہیں اور وہ اپنی محنت کو انجام دیتا گیا بلکہ آخر ایک دن وہ ایک لڑکی سے ملا جو کہ اس کے ہی کالج میں پڑھتی تھی اور اکثر ان دونوں نے آپس میں دونوں کو دیکھا نہیں تھا۔ لڑکی کو عمر بہت پسند آیا اور وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی مگر عمر نے اس لڑکی کی طرف توجہ نہیں دی۔ ہر دن جہاں عمر ہوتا تھا وہاں پھر وہ لڑکی بھی آجاتی تھی۔ عمر کو کچھ محسوس ہونے لگا کہ یہ لڑکی مجھ سے عجیب عجیب آ رہی ہے۔ مگر عمر نے پھر بھی اس کی طرف غور نہیں کیا۔ کیونکہ عمر جانتا تھا کہ اس کے گھر کی حالت

گیا ہے۔ وہ یہ سب کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کیونکہ
اس کو بہت کچھ ابھی کرنا تھا۔ وہ اس لڑکی کی طرف
زیادہ دھیان نہیں دیتا تھا مگر وہ لڑکی عمر سے
بے حد پاگل ہو گئی تھی۔ اس کو عمر سے سچا
پیار ہو گیا تھا۔ عمر کو چاہنے لگی تھی۔ وہ
اس نے اپنی طرف سے بہت کوشش کی ہے
عمر سے بات کرو۔ مگر عمر نے اس سے پیار
بات نہیں کی۔ یہ سب دیکھ کے اس لڑکی
کو بہت غصہ آیا مگر عمر سے سچا دل لگ
گیا ہوا تھا ہر آپ اور کچھ کرتی سوچ بھی کیا
کرتی۔ اس نے کچھ دن کالج آنا چھوڑ دیا
یہ دیکھ کے عمر کو بھی حیرانی ہوئی اس طرح عمر
کو بھی پیار ہونے لگا اس لڑکی سے۔ پھر ایک آخر
ایک روز وہ لڑکی کالج آئی اور عمر نے اس سے حال
پوچھا اور اس سے بات کرنے لگا اور کہنے لگا۔
کہ اتنے دن سے کالج کیوں نہیں آئی۔ یہ سب
دیکھ کر وہ لڑکی بھی حیران ہو گئی۔ اور عمر کی
طرف آنکھیں بھر بھر کے دیکھنے لگی اور عمر نے
اس کی طرف ہاتھ مارتے ہوئے کہا میں آپ

سے بات کر رہا ہوں ۔ اس لڑکی نے کہا میرا کالج نہ
آنے کی وجہ تم ہو ۔ میں تم سے بات کرنے کی کوشش
کرتی ہو تم بات ہی نہیں کرتے یہ کہا ۔ آواز ہے تمہارا ۔
عمر نے اس کو سمجھایا اور کہنے لگا کیا چاہتی ہو
تم ۔ لڑکی نے بہت خوبصورت طریقے میں کہا ۔
تمہارا پیار چاہتی ہو ۔ عمر نے کہا مجھے بھی تم
بہت پسند ہو ۔ میں نہیں چاہتا کہ میں تمہارا
دل توڑوں مگر میں اس چیز کے قابل نہیں ہوں
میں بہت غریب ہوں میرے پاس اپنے سب
بھی نہیں ہے کہ یہ سب کچھ کروں ۔ مجھے ابھی
پڑھنا ہے اور سرکاری نوکری بھی لینے ہیں ۔ اور ماں
کا بھی خیال رکھنا ہے ۔ یہ سب باتیں اس لڑکی
نے غور سے سنی اور کہا کہ پیار کے لیے ضروری نہیں
ہے کہ انسان کے پاس صرف پیسہ ہو ۔ انسان
کے پاس دل ہونا چاہیے اور امید ہونے چاہیے
پیسہ صرف ہر چیز نہیں ہے اس دنیا میں ۔
اس لڑکی کی باتیں عمر کے دل کو چھونے لگی
اور عمر نے اس کو کہا ہے کہ ہم آگے کا اشتہ
بنے اور تم سے چالیں گے یعنی ہم ہو کے چالیں گے ۔

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

عمر کی ان باتوں سے اس لڑکی کو احساس ہو گیا
تھا کہ عمر کو بھی اس سے پیار ہو گیا۔ اسی طرح وہ
دونوں ہر دن کالج میں ملتے تھے اور آپس میں
باتیں کرتے تھے اور بہت مذاق کرتے تھے۔ مگر
وہ لڑکی ہمیشہ عمر سے کہتی تھی کہ پڑھائی پر اپنا
اکثر توجہ دیں اور جتنا ہو سکے اتنا محنت
کریں۔ عمر کو اس لڑکی سے اور بھی زیادہ پیار
ہونے لگا اس کا انداز دیکھ کر اور وہ اس کو بہت
چاہنے لگا۔

اسی طرح دونوں کے دن گزرتے رہیں عمر کالج کی پڑھائی
کے ساتھ ساتھ گھر کا خرچہ بھی کرتا تھا اور لڑکی سے
بھی پیار ہو گیا تھا۔ جو کہ اس کے لیے ایک اہم
حصہ بن گئی تھی اس کی زندگی میں۔ عمر جب
بھی کسی پریشانی یا کسی مصیبت میں ہوتا تھا
جو اس کی مدد کرنے میں وہ لڑکی ہمیشہ اس کا ساتھ
دیتی تھی اور اس کے ہر ایک کام میں اس کی
مدد کرنے میں حاضر رہتی تھی۔ ان باتوں سے

دونوں کا رشتہ اور بھی مضبوط ہو گیا ہے۔ دونوں
کو ایک دوسرے سے بہت پیار ہو گیا تھا۔ اسی
طرح دن بہ دن دونوں کے دن گزرتے گئے اور بالآخر
دونوں کی پڑھائی اب کالج کے آخری حصہ میں
آ گئی۔ کچھ دنوں کے لیے آپس میں نہیں ملے
دونوں کیونکہ امتحان نزدیک تھے اور امتحان
کی تیاری میں دونوں مصروف تھے۔ اسی طرح
عمر نے خوب امتحان کی تیاری کی اور امتحان
کے لیے پوری طرح سے تیار ہو گیا تھا۔
اب اس کی منزل تک پہنچنے کے لیے اس کو امتحان
میں پاس ہونا تھا۔ اسی طرح عمر نے اور اس
لڑکی نے امتحان ہوتے رہیں اچھے سے دونوں
نے سارے امتحان دیے اور اسی طرح ان کا امتحان
بھی ختم ہو گیا۔

امتحان کو ختم ہوئے تین مہینے ہو گئے تھے
ابھی تک عمر اس لڑکی سے نہیں ملا تھا۔ آپس
میں دونوں کو ایک دوسرے کی بہت یاد
آ رہی تھی۔ مگر دونوں کو صرف ان کے امتحان

کے ریزلٹ کا انتظار تھا ۔ اس طرح ریزلٹ
ہوا ۔ دونوں آخرکار پاس ہو گئے ۔ اور عمر کالج
میں اول نمبر پر آیا تھا ۔ اور پھر ایک دن دونوں
کالج آئیں اور بہت دن بعد دونوں آپس میں
ملے اور ایک دوسرے کو مبارک باد دی اور
کچھ دیر تک کالج کی پارک میں بیٹھ کر
باتیں کرنے لگے اور پھر دونوں اپنے اپنے گھر
کی طرف چلے گئے ۔ عمر نے ایک سرکاری نوکری
کے لیے فارم بھرا ۔ اور اس کا امتحان دینے کے
لیے وہ تیاری کرنے لگا اور وہ امتحان دینے
کے لیے بنگلور یونیورسٹی میں گئے اور اس
نے امتحان دیا اور اس امتحان کے انجام
کو اس کا انتظار تھا ۔ اس طرح کچھ مہینوں
بعد اس کے ریزلٹ نکلا اور عمر کی نوکری
کے اسکول میں ماسٹر کے نام پر لگی
وہ ایک سرکاری ماسٹر بن گئے ۔ یہ سن کر
اس کی ماں بہت خوش ہو گئی ۔ اور اب
عمر چاہتا تھا کہ یہ خوشی اس کی محبوبا کو بھی
بتانا چاہیں ۔ وہ اپنی محبوبا کو ملنے کے

پے اس پارک میں گیا جہاں وہ لڑکی ہمیشہ
شام کے وقت آتی تھی۔ عمر نے اس لڑکی کو
ساری بات بتائی اور اس کے میری سرکاری نوکری
لگ گئی ہے۔ اور اس وقت عمر کی آنکھوں سے آنسو
آنے لگے اور وہ رونے لگا کیونکہ اس وقت اس
کو اپنے والد کی یاد آنے لگی۔ پھر اس
نے اپنی آنکھوں کو صاف کیا اور لڑکی نے اس
کو مبارک دیا اور دونوں باتیں کرنے لگے۔
پھر آخر میں عمر نے اس لڑکی سے کہا کہ تم میرے
ساتھ شادی کرو گی؟ یہ سن کر وہ لڑکی بہت
خوش ہوئی۔ اور اس نے کہا تم میرے گھر
والوں سے بات کرو۔ پھر ایک دن عمر اس
لڑکی کے گھر والوں کے پاس گیا اور ان سے لڑکی
کے ساتھ شادی کے بارے بات کرنے لگا۔ گھر
والوں نے انکار نہیں کیا کیونکہ دونوں کی مرضی
تھی۔ اس لیے انہوں نے شادی کی تیاریوں
کے لیے عمر کو کہا۔ عمر ان کے جواب سے بہت
خوش ہوا اور شادی کی تیاریاں شروع
کرنے لگا۔ دونوں اب بہت خوش تھے۔

اسی طرح دونوں کی شادی ہوگئی اور دونوں
خوشی سے دن گزارنے لگے اور عمر کی ماں بھی خوشی
خوشی گھر میں اپنی بہو کے ساتھ رہنے لگی۔
سب کچھ اب بہت ہی چل رہا تھا۔ اب عمر نے اور
اس کی بیوی نے ایک ارادہ کیا کہ کہیں سیر کرنے
کے لیے جائیں۔ عمر نے کہا کہ ہم سیر کرنے کے
لیے دلی جا سکتے ہیں۔ دونوں اس فیصلہ پر
راضی ہوگئے۔

دونوں نے اپنا سفر شروع کیا اور اب وہ دلی
پہنچ گئے۔ اب انہوں نے وہاں ہوٹل
میں کمرا لیا اور وہاں پر آرام کیا اور پہلے دن
دونوں لال قلعہ دیکھنے گئے۔ وہاں پر دونوں
نے خوب لطف اٹھایا۔ بہت پیاری پیاری
باتیں کرنے لگے اور قلعہ کے ارد گرد گھومنے
لگے۔ یہ سب ان دونوں کے لیے بہت اہم چیز
تھی۔ پھر دن بھر وہاں گھومنے کے بعد انہوں
نے اپنے ہوٹل کی طرف رخ کیا اور اپنے ہوٹل
کی طرف لوٹنے لگے۔ پھر وہ رات کو واپس آگئے۔

اسی طرح دوسرے دن دونوں تاج محل گھومنے کا فیصلہ
کیا۔ اور وہ تاج محل کی طرف نکل پڑے ہیں وہاں
پہنچ دونوں نے بہت خوب مزہ کیا۔ اور طرح طرح کے
نظارے دیکھے اور ان دونوں کو اپنے کالج
کا وقت یاد آیا جب اسی میں دونوں کو
پیار ہوا تھا۔ دونوں نے تاج محل کو چار طرف
سے دیکھا اور اس کا خوب نظارہ لیا اور اس کے
اندر جاکے طرح طرح کے منظر دیکھے۔ بہت خوشی
محسوس ہوئی اور بہت زیادہ پیار بڑھا
گیا۔ اور پھر جب شام کا وقت آ گیا دونوں
اپنے کمرے کی طرف نکل پڑے ہیں اور
ہوٹل میں پہنچ کر دونوں نے آرام کیا۔
اگلے دن دونوں نے فیصلہ کیا کہ آخری دن دونوں
جامع مسجد کی سیر کریں۔ دونوں نے اپنا رخ جامع
مسجد کی طرف کیا وہاں پہنچ کے وہاں گئے اور بہت
اچھے اچھے وہاں کے منظر دیکھے اور وہاں
خوب مزہ کیا اور اپنے لیے دونوں نے کچھ سامان
خریدا اور وہاں سے دونوں ہوٹل گئے اور وہاں
پھر آرام کیا۔

62 nd Kerala School Kalolsavam, January 4 to 8, 2024, Kollam

Item Code: 955 Participant Code: 111

اس طرح وہ واپس اپنے گاؤں کی طرف لوٹے اور اسی
طرح ان کا سیر کا سفر بہت خوب رہا بہت یادیں
اس سفر میں بن چکی تھی دونوں کے بیچ۔ اور
آخر وہ اپنے گھر پہنچ گئے۔

دونوں کے سفر کے بعد جب وہ اپنے گھر پہنچے تو وہاں
عمر کی بیوی کی کچھ صحت میں خرابی آئی۔ وہ
بیمار ہو گئی اور اس اسپتال لے گئے اور
طبیب نے کہا کہ اس کو ایک بہت بڑی
بیماری ہو گئی ہے جس کی وجہ سے اس کی جان
کو بہت خطرہ ہے۔ یہ سن کر عمر بہت مایوس
ہو گئے اور رونے لگا۔ اسی طرح اس کو بیوی
کا چار دن بعد انتقال ہو گیا تھا۔ یہ
سب سے وہ بہت مایوس ہو گئے۔ اب اس
کے پاس اس کے پاس اس کی بیوی کی یادیں ہی
باقی رہ گئی۔ اس کی بیوی کے ساتھ اس
کے لیے اس کی بہت یادیں تھی۔ اب وہ
بیوی اس کے لیے ایک یاد بن کر چلی گئی
اس دنیا سے اب عمر کے لیے اس کی بیوی

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

62 nd Kerala School Kalolsavam, January 4 to 8, 2024, Kollam

Item Code: 955 Participant Code: 111

اس کی امیدوں کی ایک یاد بن کر چلی گئی۔ اب وہ یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ میری یادیں ہیں میری بیوی کے ساتھ جڑی ہے۔ ~~اب اس~~ جس اس نے اس کے بعد کسی سے شادی نہیں کی۔

سبق

زندگی میں ہر انسان کو طرح طرح کی مصیبتوں اور پریشانیوں سے گزرنا پڑتا ہے اور کچھ وقت ان کے دل کے نزدیک کے لوگ ان کے بے بس ان کی یادیں بن کر چلے جاتے ہیں مگر ہر انسان کی کامیابی کے پیچھے اس کی محنت اور ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).